# شیر میسور ٹیپو سلطان شہیدؒ کے کارنامے

از: ریحان ظفر صدیقی
مقام کٹہری پچھم محلّہ، بیگوسرائے (بہار)

## مرہٹوں کی یورش اور ٹیپو کی کارروائیاں

حیدر علی نے مرہٹوں کے ساتھ ایک سابق معرکے کا قضیہ ختم کرنے کیلئے انہیں ۵۰ لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ انگریزوں کے خلاف حیدر علی کی پہلی جنگ کے بعد مرہٹوں نے اس خیال سے کہ دو سال تک انگریزوں کے ساتھ نبرد آزما رہنے کی وجہ سے حیدر علی کی فوجی طاقت کمزور ہوتی چلی گئی ہے، مذکورہ رقم فوری طور پر ادا کرنے اور بصورت دیگر اس جنگ کے تمام مقبوضات واپس کرنے کا مطالبہ کرنے کے لیے سری رنگا پٹنم کا رُخ کیا۔ مادھوراؤ کی قیادت میں ایک لاکھ سواروں اور پچاس ہزار بندوقچیوں کا لشکر جرّار طمطراق کے ساتھ روانہ ہوا۔ حیدر علی کو جب اس یورش کی اطلاع ملی تو انھوں نے اپنی فوج کو ایک نئی ترتیب کے ساتھ تقسیم کیا اور ٹیپو سلطان سمیت کئی کمانڈروں کی قیادت میں کئی دستے مختلف اطراف میں متعین کر دیئے اور مرہٹہ فوج کی بے حد کثرت اور اپنی فوجی قلت کے پیش نظر دفاعی جنگ کرنے اور شب خوں مارنے کی حکمت عملی اختیار کی۔

ٹیپو سلطان نے نہایت ذہانت، پھرتی اور بیدار مغزی کے ساتھ مرہٹہ افواج پر ایسے عجیب نفسیاتی اور جنگی مہارت سے بھرپور وار کیے اور شب خوں مارنے کی حکمت عملی کو ایسے احسن طریقے سے عملی جامہ پہنایا کہ مختصر عرصے میں ہزاروں مرہٹے ڈھیر ہو گئے اور ایک ماہ کا عرصہ گذرنے کے بعد بھی مرہٹہ افواج سری رنگا پٹنم میں داخل نہ ہو سکیں۔ اس اثنار میں مادھوراؤ کا جو کہ بوجہ علالت راستے ہی سے واپس ہو گیا تھا، پونا میں انتقال ہوا۔ اور اس کے جانشینوں میں اقتدار کا جھگڑا شروع

www.ahnafmedia.com

ہوا۔اس صورت حال سے حیدرعلی کو فائدہ پہنچا اور انھوں نے آسان شرائط پر مرہٹہ سرداروں سے صلح کی اور ۱۷۷۰ء میں شروع ہونے والی اس مرہٹہ یورش کا خاتمہ ہوا۔اور ۱۷۷۶ء میں جنگ کسی نتیجے پر پہنچنے سے قبل ہی ختم ہوگئی۔

## انگریزوں کے ساتھ میسور کی دوسری جنگ

پہلی جنگ میں شکست کے بعد برطانوی سامراج کے ایوانوں میں ہلچل مچ گئی اور انگریزوں کو پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ حیدرعلی کی موجودگی میں ان کا ہندوستان پر مکمل قبضے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکے گا۔چنانچہ انھوں نے حیدرعلی کو اپنے راستے کا سب سے بڑا پتھر سمجھ کر ہٹانے کیلئے بھرپور تیاریاں شروع کردیں۔انھوں نے حسبِ سابق نظامِ حیدرآباد نواب آرکاٹ اور مرہٹوں کو حلیف بنانے کیلئے رابطے شروع کئے۔حیدرعلی نے بھی اس متحدہ محاذ کو توڑنے اور اس میں دراڑیں ڈالنے کی کوششیں کیں۔اور مسلمان ہونے کے ناطے نظام حیدرآباد کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی لیکن نظام کی ناعاقبت اندیشی اور ہٹ دھرمی کے باعث انھیں ناکامی ہوئی۔چنانچہ حیدرعلی نے انگریزوں کو مزید موقع نہ دینے کی غرض سے ۲۸رمئی ۱۷۸۰ء کو ۹۰ ہزار فوج کے ہمراہ سری رنگا پٹنم سے خروج کیا۔انگریز بھی چونکہ نظام اور مرہٹوں کی حمایت نہیں لے سکے تھے اور تنہا حیدرعلی کے مقابلے میں آنا نہیں چاہتے تھے اس لئے انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا لیکن حیدرعلی نے اسے مسترد کردیا۔اپنی فوج کو حسب سابق تقسیم کیا اور ایک بڑے دستے کی کمان ٹیپو سلطان کو دی جس کی عمر اب ۲۹ سال ہوگئی تھی اور وہ جرأت و بہادری، ذہانت ومہارت میں اپنا سکہ جما چکا تھا۔ حیدری افواج مختلف علاقوں کو فتح کرتی ہوئی یولی لور کے مقام پر پہنچیں، جہاں ان کا مقابلہ کرنل بیلی کی زیرقیادت انگریز فوج سے ہوا۔گھمسان کا رن پڑا اور کرنل بیلی کی فوج کو شکست ہوئی۔ان کے سیکڑوں سپاہی مارے گئے اور ۳۶ بڑے افسران قید کیے گئے اور سری رنگا پٹنم جیل بھیج دیئے گئے۔ایک دوسرے جنرل منرو نے جب بیلی کی شکست کی خبر سنی تو ہتھیار ڈال کر بھاگ گیا۔ویلور پر بھی قبضہ ہوا،نواب آرکاٹ محمد علی کی فوجوں سے مقابلے کے بعد آرکاٹ فتح ہوا اور اس کے بڑے فوجی افسروں میں سے سید حامد راجہ بیر برادر میر جعفر صادق میسور افواج میں شامل ہوئے اور حیدرعلی نے انکے مناصب کا لحاظ رکھتے ہوئے اعلیٰ فوجی عہدوں پر فائز کیا۔۱۵راگست ۱۷۸۱ء کو حیدرعلی مدراس پر جو کہ انگریزی فوج کا ہیڈ کوارٹر تھا۔حملہ کیا اور انگریزوں کو زبردست جانی ومالی

www.ahnafmedia.com

نقصان پہنچایا۔اس دوران انگریز گورنر جنرل نے فوج کی کمان جنرل آئرکوٹ کے سپرد کی،لیکن وہ بھی زیادہ دیر نہ جم سکا۔ٹیپوسلطان نے اس جنگ میں مثالی جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا اور کئی اہم فوجی علاقے انگریزوں سے چھین کر سلطنتِ خداداد میں شامل کرلئے۔بدقسمتی سے اسی دوران ساحلی شہر ملبیار کے نائر قبیلے کے لوگوں نے بغاوت کی جس کو فرو کرنے کے لیے حیدرعلی نے ٹیپوسلطان کو ملبیار بھیجا۔ٹیپو نے مختصر مدت میں وہاں کی بغاوت ختم کردی،لیکن اسے احتیاطی تدبیر کے طور پر کچھ عرصہ مزید وہاں گذارنے کا حکم دیا گیا۔

## حیدرعلی کی رحلت

ابھی انگریزوں کے ساتھ معرکہ آرائی جاری تھی اور حیدرعلی کی فتوحات کا سلسلہ بڑھتا جارہا تھا کہ حیدرعلی آرکاٹ کے محاذ پر بیمار پڑ گئے۔ان کے جسم میں سرطان کے دانے نکلے ہوئے تھے۔ چنانچہ انھوں نے مرض کی شدت کو دیکھ کر سلطان کو فوراً واپسی کے لیے خط لکھا۔ٹیپوسلطان خط پڑھ کر پائین گھاٹ کے مقام تک پہنچ گیا تھا کہ یکم محرم ۱۱۹۶ھ مطابق ۱۷۸۲ء کو حیدرعلی نے جان جانِ آفریں کے سپرد کی اور ٹیپوسلطان کیلئے ایک عظیم مشن کی تکمیل کا بوجھ چھوڑ کر دار بقا کی طرف کوچ کرگئے۔ إنا للّٰهِ وإنا إليه راجعون .

## ٹیپو کی جانشینی

حیدرعلی نے انتقال کے وقت اپنے امراء سلطنت کو وصیت کی تھی کہ جس وفاداری کے ساتھ آپ لوگ میری خدمت انجام دے رہے تھے اسی طرح میرے بعد ٹیپوسلطان کی بھی اطاعت کریں۔ٹیپو نے سری رنگا پٹنم واپس پہنچ کر ۲۰ محرم ۱۱۹۶ھ کو سلطنت خداداد کا اقتدار سنبھالا۔تخت شاہی پر جلوہ افروز ہونے سے قبل اپنی ماں کی خدمت میں حاضری دی،اس کی دعائیں لی۔دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے بارِ امانت سنبھالنے کی توفیق کا استدعا کیا۔اور دربار میں آکر تخت شاہی پر مسند نشیں ہوئے۔دربار شاہی کی پہلی مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔قاری نے سورۂ حشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور جب اللہ تعالیٰ کا ارشاد لو انزلنا هذا القرآن پر پہنچے تو بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور پوری مجلس پر بہت دیر تک سکتہ طاری رہا۔تخت نشینی کے بعد ٹیپوسلطان نے اپنی رعایا کے نام (جن کی اکثیرت غیر مسلموں پر مشتمل تھی) جو پہلا سرکاری فرمان

www.ahnafmedia.com

جاری کیا اس میں اس کے نیک عزائم، اعلیٰ افکار اور رعایا کے ساتھ حسن سلوک اور ہمدردی کے جذبات کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے، فرمان کے چند اہم نکات درج ذیل تھے:

(۱) میں ٹیپو سلطان بحیثیت حکمراں ریاست میسور سلطنتِ خداداد اس بات کو اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ بلا تفریق مذہب وملت اپنی رعایا کی اخلاقی اصلاح کروں اور ان کی خوشحالی اور معاشی وسیاسی ترقی کیلئے کوشاں رہوں۔

(۲) مسلمانوں کی دینی واخلاقی بنیاد پر اصلاح کیلئے خصوصی قدم اٹھاؤں۔

(۳) انگریزوں کو اس ملک سے باہر کرنے کیلئے جو ہمارے حقیقی دشمن ہیں پورے ہندوستان کے لوگوں کو متحد کروں۔

(۴) مظلوم و بے بس عوام کو جاگیرداروں اور زمینداروں کے ظلم وستم سے نجات دلاؤں اور عدل وانصاف کی بنیاد پر ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کروں وغیرہ وغیرہ۔

www.ahnafmedia.com